جسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

روزنامہ
الفضل
ربوہ

یوم: جمعہ ★ شعبان ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴ | یکم شہادت ۱۳۳۴ ہش * یکم اپریل ۱۹۵۵ء | نمبر ۷۹

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع

گزشتہ رات حضور کو حسب ضرورت خاصی نیند آگئی۔ کل صبح حضور نے طبیعت میں ہر لحاظ سے نسبتاً بحالی محسوس کی

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں

ربوہ ۳۱ مارچ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مکرم جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے کل رات جو تار موصول ہوئی اس کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

کراچی ۳۰ مارچ ساڑھے گیارہ بجے قبل دوپہر (بذریعہ تار)

کل دن کے وقت حضور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ بشاش رہی۔ رات حضور کو حسب ضرورت خاصی نیند آگئی البتہ نصف شب کے قریب ایک گھنٹہ حضور نہ سوئے۔ آج صبح حضور ہر لحاظ سے طبیعت میں نسبتاً بحالی محسوس کرتے ہیں۔ الفضل نہیں پہنچ رہا (پرائیویٹ سیکرٹری)

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

کابل میں پاکستان کے سفارت خانے پر حملہ

کراچی ۳۱ مارچ۔ کل صبح مغربی پاکستان کو متحد کرنے کے خلاف مظاہرہ کرنے والے ایک ہجوم نے کابل میں پاکستانی سفارت خانے پر حملہ بول دیا۔ یہ ریڈیو پاکستان کی اطلاع کے مطابق کل صبح دس بجے ہوا۔ ہجوم سفارت خانے کے اندر گھس آیا اور اس نے میزیں کرسیاں اور دوسرا سامان تباہ و برباد کر دیا اور موٹروں کو بھی نقصان پہنچایا۔ ہجوم کی مار دھاڑ سے پاکستان کا ایک اردلی بری طرح زخمی ہوا۔ علاوہ ازیں حملے کے وقت اور ارکان کو معمولی چوٹیں آئیں۔ پولیس موقع پر موجود تھی۔ لیکن اس نے ہجوم کو روکنے کی کوشش نہیں کی۔ اور ڈنڈوں وغیرہ سے مسلح ہونے کے باوجود پولیس نے انہیں استعمال نہیں کیا۔ نیز مزید پولیس اور فوج کی کمک بھی نہیں آئی۔ حالانکہ سفارت خانے کے بالکل قریب افغانی وزیر اعظم کی کوٹھی میں فوج کا خاصا بڑا دستہ مقیم ہے اس سے پہلے بے تشدد ہوئے مظاہرے میں ... طالب علم بھی شامل تھے جو باقاعدہ اپنی یونیفارم پہنے ہوئے تھے کل کابل ریڈیو نے اس حملے کو مغربی پاکستان کو ایک یونٹ میں متحد کرنے کے خلاف مظاہرہ قرار دیا۔ ہجوم پاکستانی سفارت خانے پر سے جھنڈا اتارنے کی غرض سے آیا تھا۔ پیچھے بتایا تھا۔ یہ حملہ افغانی وزیر اعظم کی اس تقریر کا پورا متن نشر ہونے سے بارہ گھنٹے بعد ہوا جس میں افغانی وزیر اعظم نے پختونستان کا راگ الاپنے کے علاوہ ایک یونٹ کے منصوبے کی نہایت اشتعال انگیز الفاظ میں مذمت کی تھی۔ اور دھمکی دی تھی کہ مغربی پاکستان کو متحد کرنے کے خطرناک نتائج ہوں گے۔ اور ان کی ذمہ داری پاکستان پر ہوگی۔ وزیر اعظم جناب محمد علی نے عوام سے اپیل کی ہے کہ آپ اس انتہائی اشتعال انگیزی کے باوجود پر سکون رہیں۔ وزیر اعظم نے کل افغانستان کے ... کیا اور ان پر افغانستان میں پاکستانی باشندوں کے جان و مال کی حفاظت کی اہمیت واضح کی۔

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام

اہالیان ربوہ کا تربیتی جلسہ

ربوہ آج بعد نماز مغرب مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام اہالیان ربوہ کا ایک جلسہ عام زیر صدارت مکرم صاحبزادہ مولوی عبدالمنان صاحب عمر ایم اے مسجد مبارک میں منعقد ہوا جس میں خدام، اطفال، انصار کے علاوہ خواتین نے بھی شرکت کی۔ جلسے کے آغاز میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی امیر مقامی کا ایک پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔ جو حضرت ممدوح نے جلسے کے لئے تحریر فرمایا تھا۔ اس کے بعد مکرم چوہدری محمد عبداللہ صاحب جنرل پریذیڈنٹ ... ربوہ، محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری، مولوی غلام باری صاحب سیف اور ... صاحب ... نے تربیت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے احباب کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی۔ آخر میں مولوی ... احمد صاحب ... قائد مجلس مقامی نے ایک قرارداد پیش کی۔ جو متفقہ طور پر منظور کی گئی بعد دعا جلسہ ختم ہو گیا۔ (راقم ...)

برطانیہ نے ترکی و عراق کے دفاعی سمجھوتہ میں شمولیت کا فیصلہ کر لیا

لندن ۳۱ مارچ۔ برطانیہ نے عراق اور ترکی کے دفاعی سمجھوتہ میں شامل ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اس امر کا اعلان کل بغداد میں عراقی وزیر اعظم نوری السعید نے اور لندن میں برطانوی وزیر خارجہ مسٹر انتھونی ایڈن نے کیا۔ برطانیہ نے عراق کے ساتھ باہمی تعاون اور دوستی کا ایک خاص سمجھوتہ بھی کیا ہے۔ جو ۱۹۳۰ء کے معاہدے کی جگہ لے گا۔ باہمی دوستی کے اس نئے معاہدے کی عراقی پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں نے منظوری دیدی ہے۔ کل دارالعوام میں تقریر کرتے ہوئے برطانوی وزیر خارجہ مسٹر انتھونی ایڈن نے کہا کہ ان ہر دو معاہدات کی وجہ سے برطانیہ اور عراق کے درمیان اور زیادہ تعاون اور رابطہ قائم ہو جائے گا۔ واشنگٹن سے آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے کہ ترکی اور عراق کے دفاعی سمجھوتے میں شمولیت کے برطانوی فیصلے کا امریکی حکام نے خیر مقدم کیا ہے۔

لندن جوٹ ایسوسی ایشن کا وفد کراچی پہنچ گیا

کراچی ۳۱ مارچ۔ لندن جوٹ ایسوسی ایشن کا ایک وفد کل کراچی پہنچ گیا۔ یہ وفد پاکستانی پٹ سن کی تجارت کے سلسلہ میں حکومت کے افسران سے بات چیت کرے گا۔ وفد کے لیڈر نے کل ایک بیان میں کہا کہ یہ وفد خیر سگالی کے دورے پر آیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ طریق بہت بہتر ہے کہ پٹ سن کے غیر ملکی ... اور خریدار آئیں اور حکومت کے افسران سے بات چیت کریں۔

ہالینڈ نے بھی معاہدات پیرس کی توثیق کر دی

ہیگ ۳۱ مارچ۔ کل ڈچ پارلیمنٹ کے ایوان زیریں نے چھ کے مقابلے میں ... ووٹوں سے معاہدات پیرس کی توثیق کر دی۔ ایوان میں صرف کمیونسٹوں نے اس کی مخالفت کی۔ اب یہ معاہدات منظوری کے لئے ایوان بالا میں پیش ہوں گے۔ اب تک ۷ ملکوں میں سے ۵ ملک توثیق کر چکے ہیں۔ صرف بلجیم اور لکسمبرگ کی طرف سے ان کی منظوری باقی ہے۔

حکومت پٹ سن کا سوداگری وفد وزیر تجارت جناب حبیب ابراہیم رحمت اللہ سے ملاقات کرنے کے بعد ڈھاکہ روانہ ہو جائے گا

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: روشن دین تنویر

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ یکم اپریل ۱۹۵۵ء

معاشی سوال

مولانا محی الدین احمد صاحب قصوری کا ایک مقالہ زیر عنوان "مرکزی دار العلوم" ہفت روزہ "الاعتصام" مورخہ ۱۸ مارچ میں شائع ہوا ہے۔ اس مختصر مقالہ میں جناب مضمون نگار نے اس بات پر بھی کافی زور دیا ہے۔ کہ دینی درسگاہوں کے طلباء کے اقتصادی اور معاشی پہلو پر بھی توجہ دینی نہایت ضروری ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ ہماری دینی درسگاہوں سے جو لوگ فارغ ہو کر نکلتے ہیں۔ وہ اکثر اپنی روزی کمانے کے ناقابل ہوتے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ کسی مکتب میں ملازمت کر سکتے ہیں۔ یا کسی مسجد میں امامت کے سوا اور ان کے لئے کوئی ذریعہ معاش نہیں ہوتا۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ اب عوام تو نہ دینی علماء بھی اپنے بچوں کو دینی درسگاہوں میں تعلیم دلانا مناسب نہیں سمجھتے۔ بلکہ وہ انہیں انگریزی مدارس میں بھیجتے ہیں۔ چنانچہ مولانا لکھتے ہیں:۔

"جب علماء کی خدمت میں صرف اتنا عرض کیا جاتا ہے کہ ۔۔۔ آخر وہ کیا اسباب ہیں۔ جن کی وجہ سے آپ لوگوں کو تو علم دین پڑھاتے اور پڑھنے کی ترغیب دلاتے ہیں ۔۔۔ لیکن خود علماء میں سے اسی نوے فیصدی ایسے ہیں۔ جن کے نور العین بجائے دینی درسگاہوں کی بوریہ نشینی کے انگریزی سکولوں اور کالجوں کے بنچوں پر رونق افروز نظر آتے ہیں ۔۔۔ تو بجائے اس سوال پر سنجیدگی سے غور کرنے کے اس کے خلاف پروٹسٹ (صدائے احتجاج بلند) کیا جاتا ہے۔"

(الاعتصام ۱۸ مارچ ۱۹۵۵ء)

اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک دینی مکتب کا فارغ التحصیل موجودہ زمانہ میں اپنی روزی کمانے کے کم قابل ہوتا ہے۔ البتہ انگریزی سکولوں اور کالجوں کے پڑھے ہوئے اور نہیں تو سرکاری محکموں یا تجارتی اداروں میں کھپ جاتے ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جو تعلیم انگریزی سکولوں اور کالجوں میں اس وقت دی جاتی ہے۔ وہ قومی اور دینی نقطہ نظر سے بلکہ معاشی نقطہ نظر سے بھی کافی نہیں ہے۔ لیکن چونکہ انگریزوں کے عہد سے سرکاری دفاتر اور تجارتی اداروں کے کام چلانے کے لئے یہ تعلیم ایک حد تک کافی سمجھی جاتی ہے۔ اس لئے انگریزی درسگاہوں کے طلباء کے ذرائع زیادہ وسیع ہیں۔ لیکن دینی درسگاہوں کے طلباء اس سے بھی محروم ہیں۔

طلباء کے اقتصادی اور معاشی مسئلہ کو حل کرنے کے لئے فاضل مضمون نگار نے یہ مشورہ دیا ہے کہ

"اس لئے اگر ہم اپنی دینی درسگاہوں کے متعلق چاہتے ہیں۔ کہ وہ ملک و ملت کے لئے مفید ہوں۔ تو ہمیں سب سے پہلے اپنی درسگاہ میں اپنے طلباء کے معاشی مستقبل کو مضبوط بنانے کی فکر کرنی چاہیئے۔ مثلاً اس میں ہومیوپیتھی کی تعلیم لازمی ہو۔ اس میں بعض پیشوں کی تعلیم کا انتظام ضرور ہونا چاہیئے۔ مثلاً پارچہ دوزی (سلائی) کا کام۔ پارچہ بافی (کھڈی) کا کام۔ پریس کا کام۔ باغبانی کشت ورزی (کھیتی باڑی) کا کام۔ کئی اور کام بھی نہایت آسانی کے ساتھ شروع کئے جا سکتے ہیں۔ ہر طالب علم مجبور ہو کہ کوئی ایک نہ ایک کام ضرور سیکھے اور ہومیوپیتھی تو قریب قریب لازمی ہونی چاہیئے!"

(الاعتصام ۱۸ مارچ ۱۹۵۵ء)

ہماری رائے میں یہ مشورہ نہایت درست ہے۔ اور اس پر دینی درسگاہوں کو فوراً عمل کرنا چاہیئے۔ ورنہ ڈر ہے جیسا کہ فاضل مضمون نگار نے بتایا ہے۔ یہ درسگاہیں جلد ہی خالی ہو جائیں گی۔ اور جو تھوڑا بہت دینی کام یہ درسگاہیں سرانجام دے رہی ہیں۔ وہ بھی ختم ہو جائے گا۔ اور لوگ اپنے بچوں کو انگریزی تعلیم گاہوں میں تعلیم دلانا زیادہ مناسب خیال کریں گے۔ جیسا کہ واقعی ہو رہا ہے۔

اسلامی درسگاہوں میں ہمیشہ ایسی حالت نہیں رہی جیسی کہ اب ہے۔ بلکہ جیسا کہ فاضل مضمون نگار نے بھی لکھا ہے۔ پہلے ان درسگاہوں میں طب لازمی طور پر پڑھائی جاتی تھی۔ چونکہ طبابت ایک علمی اور شریف پیشہ ہے۔ اکثر علماء اپنی معاش اس کے ذریعہ پیدا کر لیا کرتے تھے۔ موجودہ زمانہ میں اول تو ہماری دینی درسگاہوں میں طب پڑھائی ہی نہیں جاتی۔ دوسرے شاید اب اس کو ڈاکٹری کے مقابلہ میں اتنا مفید نہیں سمجھا جاتا۔ لیکن اس کے باوجود ہمارے ملک میں بلکہ غیر ملکوں میں بھی طب کی بڑی قدر ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی اپنے ایک حالیہ خطبہ (مطبوعہ الفضل ۱۳ فروری ۱۹۵۵ء) میں احمدی مبلغین کے متعلق بھی اس طرف توجہ دلائی ہے۔ اگرچہ احمدیہ درسگاہوں کے پیش نظر مبلغین اسلام پیدا کرنا ہے۔ جو مختلف اکناف عالم میں تبلیغ اسلام کے لئے بھیجے جاتے ہیں۔ لیکن جیسا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اشارہ فرمایا ہے۔ مبلغین کو بھی کوئی نہ کوئی مفید پیشہ ضرور سیکھنا چاہیئے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طب کی طرف خاص توجہ دلائی ہے۔ مبلغین کو مختلف کاموں میں تربیت دینے کے فوائد کے متعلق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ مذکور میں فرمایا ہے کہ

"ایک شخص جس نے زراعت کے محکمہ میں کام کیا ہو وہ اگر کسی ایسے ملک میں بھیجا جاتا ہے۔ جہاں لوگوں کا زیادہ تر گذارہ زراعت پر ہے۔ تو وہ لوگ اپنے تجربہ کے تبلیغ کے علاوہ جماعت کی زرعی

(باقی دیکھیں صفحہ ۸)

ضروری اعلان

(رقم فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ)

احباب جماعت احمدیہ کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے کہ شیخ فیض قادر حال ساکن کراچی جو باٹا کمپنی میں ملازم تھے۔ جب باٹا کمپنی نے انہیں نکالا۔ تو انہوں نے مجھ سے ۲۰،۰۰۰ روپیہ طلب کیا۔ کہ وہ تجارت کرینگے۔ میں نے وہ روپیہ انکو دے دیا اور ساتھ شرط تھی کہ انٹرنیشنل تجارت کرنی ہے۔ پاکستان کے اندر کی تجارت نہیں کرنی۔ کیونکہ وہ زیادہ نفع مند ہوتی ہے۔ اور لاہور میں ہمیں جو مکان ملا ہوا تھا اس میں انکو دوکان کے لئے حصہ دیا۔ اور رہائش کے لئے بھی۔ لیکن انہوں نے معاہدہ کے خلاف تجارت کی اور اس میں نقصان اٹھایا۔ تب میں نے ان سے کہا کہ کئی ہزار کا جو نقصان ہو چکا ہے۔ اس سے جو روپیہ بچا ہے۔ وہ مجھے دیدو۔ باقی پر میں صبر کرنے کی کوشش کرونگا۔ اسکا انہوں نے وعدہ کر لیا۔ یہ شیخ فیض قادر صاحب وہ ہیں جن کے والد بھی میرے پاس ملازم تھے بھائی بھی اور بھتیجا بھی میرے پاس ملازم تھے۔ اور ان کے کئی مواقع تعلیم شادی وغیرہ میں دل کھولکر مدد کرتا رہا ہوں۔ ان پر فرض تھا کہ میرے ساتھ کم از کم دھوکہ نہ کرتے۔ مگر باوجود اقرار کر لینے کے انہوں نے وہ تجارت بند نہ کی۔ اور وہ روپیہ مجھے نہ دیا۔ بلکہ اس میں سے ایک معقول رقم اپنے اخراجات کے لئے ماہوار نکالتے رہے اور کچھ عرصہ کے بعد مطالبہ کیا۔ کہ میرے آپ کے ذمہ اتنے روپے ہیں۔ جب انکو انکی تحریرات دکھائی گئیں۔ کہ آپ تو اقرار کر چکے ہیں۔ کہ میں تجارت نہیں کرونگا۔ اور آپ سے تنخواہ وصول نہیں کرونگا۔ تو انہوں نے ایک معاہدہ لکھ دیا۔ جس میں یہ شرطیں کیں۔ کہ وہ آئندہ چار ہزار روپے سالانہ کر کے نقصان کی رقم ادا کر دیں گے۔ لیکن اس معاہدہ کو پانچ سال گزر گئے ہیں۔ انہوں نے چار ہزار چھوڑ کے چار روپے بلکہ چار آنہ بھی ادا نہیں کئے۔ احباب سمجھ سکتے ہیں کہ یہ لین دین کی غلطی نہیں بلکہ اسلامی شرافت کی تضحیک اور خلاف ورزی ہے۔ اس لئے نہیں کہ یہ فعل انہوں نے میرے ساتھ کیا ہے۔ بلکہ اسلئے کہ جماعت کے اخلاق بلند ہوں۔ میں ان کے جماعت سے اخراج اور مقاطعہ کا اعلان کرتا ہوں۔ کیونکہ میں ربوہ سے باہر ہوں۔ اسلئے امور عامہ کی رپورٹ کا انتظار میں نہیں کرتا۔ اور اعلان کرتا ہوں کہ شیخ فیض قادر سابق ساکن کھارا حال کراچی کو جماعت سے خارج کیا جاتا ہے۔ اور ان سے کلی طور پر مقاطعہ کا اعلان کیا جاتا ہے۔ آئندہ جو ان سے ملیگا۔ کم سے کم میں اس سے نہیں ملونگا۔ باقی ایسا شخص جس کی چار پشتیں ممنون احسان ہوں وہ اگر ایسا سلوک کرے۔ تو ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ خدا اس سے کیسا معاملہ کریگا۔ میں بددعا نہیں کرتا۔ مگر ایسے شخص اور اس سے ہمدردی رکھنے والوں کے لئے دعا کرنے کے لئے بھی تیار نہیں۔ کیونکہ اس طرح جماعت کے اخلاق تباہ ہو جاتے ہیں۔

خاکسار:۔ (دستخط) مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

متقی کون ہوتے ہیں؟

درحقیقت متقیوں کے واسطے بڑے بڑے وعدے ہیں۔ اور اس سے بڑھ کر کیا ہوگا۔ کہ اللہ تعالیٰ متقیوں کا ولی ہوتا ہے۔ جھوٹے ہیں وہ جو کہتے ہیں کہ ہم مقرب بارگاہ الٰہی ہیں۔ اور پھر متقی نہیں ہیں۔ بلکہ فسق و فجور کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ اور ایک ظلم اور غضب کرتے ہیں جبکہ وہ ولایت اور قرب الٰہی کے درجہ کو اپنے ساتھ منسوب کرتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ متقی ہونے کی شرط لگا دی ہے۔

پھر ایک اور شرط لگاتا ہے یا یوں کہو متقیوں کا ایک نشان بتاتا ہے ان اللّٰہ مع الذین اتقوا۔ خدا ان کے ساتھ ہوتا ہے۔ یعنے ان کی نصرت کرتا ہے۔ جو متقی ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی معیت کا ثبوت اس کی نصرت سے ہی ملتا ہے۔ پہلا دروازہ ولایت کا تو یہ بند ہوا۔ اب دوسرا دروازہ معیت اور نصرت الٰہی کا اس طرح پر بند ہوا۔ یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کی نصرت کبھی بھی ناپاکوں اور فاسقوں کو نہیں مل سکتی۔ اس کا انحصار تقویٰ پر ہی ہے خدا کی اعانت متقی کے لئے ہی ہے۔ پھر ایک اور راہ ہے کہ انسان مشکلات اور مصائب میں مبتلا ہوتا ہے۔ اور حاجات مختلف رکھتا ہے۔ ان کے حل اور روا ہونے کے لئے بھی تقویٰ ہی کو اصول قرار دیا ہے۔ معاش کی تنگی اور دوسری تنگیوں سے راہ نجات تقویٰ ہی ہے۔ فرمایا من یتق اللّٰہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب خدا متقی کے لئے ہر مشکل میں ایک مخرج پیدا کر دیتا ہے۔ اور اس کو غیب سے اس سے مخلصی پانے کے اسباب بہم پہنچا دیتا ہے۔ اس کو ایسے طور پر رزق دیتا ہے کہ اس کو پتہ بھی نہ لگے۔

اب غور کر کے دیکھ لو کہ انسان اس دنیا میں چاہتا کیا ہے۔ انسان کی بڑی سے بڑی خواہش دنیا میں یہی ہے۔ کہ اس کو سکھ اور آرام ملے۔ اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک ہی راہ مقرر کی ہے۔ جو تقویٰ کی راہ کہلاتی ہے۔ اور دوسرے لفظوں میں اس کو قرآن کریم کی راہ کہتے ہیں۔ یا اس کا نام صراط مستقیم رکھتے ہیں۔

کوئی یہ نہ کہے کہ کفار کے پاس مال و دولت اور املاک بہت ہیں۔ اور وہ اپنی عیش و عشرت میں منہمک اور مست رہتے ہیں۔ میں تمہیں سچ کہتا ہوں۔ کہ وہ دنیا کی آنکھ میں بلکہ ذلیل دنیاداروں اور ظاہر پرستوں کی آنکھ میں خوش معلوم دیتے ہیں۔ مگر درحقیقت وہ ایک جلن اور دکھ میں مبتلا ہوتے ہیں۔ تم نے ان کی صورت کو دیکھا ہے۔ مگر میں ایسے لوگوں کے قلب پر نگاہ کرتا ہوں۔ وہ ایک سعیر اور سلاسل و اغلال میں جکڑے ہوئے ہیں۔ جیسے فرمایا ہے: انا اعتدنا للکافرین سلاسل واغلالا وسعیرا۔ وہ نیکی کی طرف آ ہی نہیں سکتے۔ وہ ایسے اغلال ہیں کہ خدا کی طرف۔ ان اغلال کی وجہ سے ایسے دبے پڑے ہیں۔ کہ حیوانوں اور بہائم سے بھی بدتر ہو جاتے ہیں۔ ان کی آنکھ ہر وقت دنیا ہی کی طرف لگی رہتی ہے۔ اور زمین کی طرف جھکتے جاتے ہیں۔ پھر اندر ہی اندر ایک سوزش اور جلن بھی لگی ہوئی ہوتی ہے۔ اگر مال میں کمی ہو جاوے۔ یا حسب مراد تدبیر میں کامیابی نہ ہو۔ تو کڑھتے اور جلتے ہیں۔ یہاں تک کہ بعض اوقات سودائی اور پاگل ہو جاتے ہیں یا عدالتوں میں مارے مارے پھرتے ہیں۔ یہ واقعی بات ہے کہ بے دین آدمی سعیر سے خالی نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ اس کو قرار اور سکون نصیب نہیں ہوتا۔ جو راحت اور تسلی کا لازمی نتیجہ ہے۔ جیسے شرابی ایک جام پی کر ایک اور مانگتا ہے۔ اور مانگتا ہی جاتا ہے۔ اور ایک جلن سی لگی رہتی ہے۔ ایسا ہی دنیادار بھی سعیر میں ہے۔ اس کی آتش آز ایک دم بھی بجھ نہیں سکتی۔ سچی خوشحالی حقیقت میں ایک متقی ہی کے لئے ہے۔ جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے۔ کہ اس کے لئے دو جنت ہیں۔"

(ملفوظات)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی نہایت اہم ہدایات

دربارہ انتخاب نمائندگان مجلس شوریٰ

ذیل میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی افتتاحی تقریر بر موقعہ مجلس مشاورت ۱۳۱۹ہش کا وہ حصہ جماعتوں کی آگاہی اور یاد دہانی کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ جو انتخاب نمائندگان مجلس شوریٰ کے متعلق نہایت اہم ہدایات پر مشتمل ہے۔ تا جماعتیں اپنے نمائندگان کے انتخاب کے وقت ان ہدایات کی روشنی میں انتخاب کریں۔ (سیکرٹری مجلس مشاورت)

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

"اے عزیزو جو مختلف جہات اور اطراف سے اس مجلس شوریٰ میں شامل ہونے کے لئے جمع ہوئے ہو۔ ہماری ذمہ داریاں اور ہمارے فرائض ایسے نازک ہیں۔ کہ ان کا خیال کر کے بھی دل کانپ جاتا ہے۔ وہ نیا آسمان اور نئی زمین بنانے کا کام جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سپرد فرمایا تھا۔ اب وہ ان کے ہاتھوں سے منتقل ہو کر ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔ اور ہم میں سے ہر ایک بلا استثناء وہ شخص ہے جو اس بات کو جانتا ہے۔ اور سمجھتا ہے اور تسلیم کرتا ہے کہ ہم اس کام کے اہل نہیں ہیں۔ بلکہ اس کام سے واقف بھی نہیں۔ جو ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔ ہمارے سپرد یہ کام کیا گیا ہے کہ ہم ایک ایسی عمارت تیار کریں۔ جو دنیوی عمارتوں کے مقابلہ میں روحانی صنعت میں ایسا ہی مرتبہ رکھتی ہو۔ جیسے دنیوی عمارتوں میں مثلاً تاج محل۔ مگر ہم تو جھونپڑے بنانے کی طاقت بھی نہیں رکھتے۔ مزدوروں کے چھپر بنانے کی بھی ہم میں طاقت نہیں کجا یہ کہ ہم وہ عظیم الشان عمارت تیار کریں جسے دیکھ کر اگلے اور پچھلے لوگ حیران رہ جائیں۔ سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ یہ کام ہماری طرف سے خود ہی کر دے۔ جیسے پرانے قصوں میں بیان کیا جاتا تھا۔ کہ جنات لوگوں کے مکان بنا جایا کرتے تھے۔ ہماری امیدیں بھی اپنے رب پر ایسی ہی ہیں۔ وہ فرضی جن تو لوگوں کے کیا مکانات بناتے تھے۔ البتہ ہم یہ امید رکھتے ہیں۔ کہ ہمارا رب ہم پر یہ رحم کرے کہ جب ہم سو رہے ہوں۔ تو اپنے فضل سے وہ روحانی عمارت دنیا میں خود بخود کھڑی کر دے۔ اور جب ہم جاگیں۔ یہ دیکھ کر اسی کے حضور سجدات شکر بجا لائیں۔ کہ خدا نے ہم پر رحم کر کے وہ کام خود بخود کر دیا ہے جس کا بجا لانا ہمیں اپنے لئے بالکل ناممکن نظر آتا تھا۔ اور جس کا کرنا ہمیں سخت مشکل دکھائی دیتا تھا۔ مگر جہاں ایک حصہ اس کام کا ایسا ہے۔ جو دعاؤں عاجزی اور زاری سے خدا تعالیٰ سے کروایا جا سکتا ہے۔ وہاں ایک حصہ اس امر کا ایسا بھی ہے۔ جو ہمارے ذمہ ہے اور جس کی طرف اگر ہم نگاہ نہ رکھیں گے۔ اور اگر ہم اپنے اس حق کو پورا کرنے کی کوشش نہ کریں گے۔ تو ہم اللہ تعالیٰ کے اس فضل کے کبھی مستحق نہیں ہو سکتے۔ جس کی ہم امید لگائے بیٹھے ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ ہمیں اپنے کام کے لئے ہمیشہ اہل لوگوں کا انتخاب کرنا چاہیئے۔

مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بعض جماعتیں ایسی ہیں۔ جو مجلس شوریٰ میں اپنے نمائندے اہل چن کر نہیں بھجواتیں چنانچہ میں نے اس سال کے نمائندگان کی جو لسٹیں دیکھی ہیں۔ ان میں بعض منافق بھی مجھے نظر آئے ہیں۔ بعض نہایت کمزور ایمان والے بھی مجھے دکھائی دیے ہیں۔ بعض بڑے جلنے اور معترض بھی میں نے دیکھے ہیں۔ اور بعض یقینی طور پر ایسے لوگ ہیں۔ جو اپنے اندر بہت تھوڑا ایمان رکھتے ہیں۔ اگر جماعتیں اپنے نمائندگان کا صحیح انتخاب کریں۔ تو اس قسم کی کوتاہی اور غفلت ان سے کبھی سرزد نہ ہو۔ مگر افسوس ہے کہ جماعتیں یہ نہیں دیکھتیں کہ کون نمائندگی کا اہل ہے۔ بلکہ وہ یہ دیکھا کرتی ہیں کہ کون فارغ ہے۔ جسے قادیان بھیجا جا سکتا ہے۔ اور جب نمائندگی کا سوال ہو۔ تو وہ پوچھ لیتی ہیں۔ کہ کیا کوئی فارغ ہے۔ اور اگر جو بھی کہہ دے کہ میں فارغ ہوں اسے بھجوا دیا جاتا ہے۔ اور یہ قطعی طور پر نہیں سمجھا جاتا

کہ اس مجلس شوریٰ کی ذمہ داریاں کتنی وسیع ہیں۔ اور کتنے اہم فرائض ہیں، جو نمائندگان پر عائد ہوتے ہیں۔ صرف اس لئے کہ ایک شخص فارغ تھا۔ یا صرف اس لئے کہ ایک شخص بڑبولا اور معترض تھا۔ یا صرف اس لئے کہ ایک شخص زیادہ آسودہ حال تھا۔ یا صرف اس لئے کہ ایک شخص آگے آنا چاہتا تھا۔ انہوں نے ان کو نمائندہ بنا کر قادیان بھیج دیا۔ حالانکہ وہ شخص جو آگے آنا چاہے۔ اور خود بخود کوئی عہدہ مانگے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہمیشہ ایسے شخص کے متعلق یہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ اسے وہ عہدہ نہیں دیا جائے گا۔ پس میں جماعت کو آپ لوگوں کی وساطت سے یہ پیغام پہنچاتا ہوں۔ جو کام خدا کا ہو۔ وہ تو بہرحال اسے پورا کریگا۔ مگر جس کام کا ہمارے ساتھ تعلق ہے۔ اگر ہم اس کام کو دیانتداری کے ساتھ سرانجام نہیں دیں گے۔ تو اللہ تعالےٰ کے فضلوں کے نزول میں دیر لگ جائیگی۔

پس اپنی ذمہ واریوں کو سمجھو۔ اور نمائندگی کے لئے ہمیشہ اہل لوگوں کو منتخب کرو۔ جہاں تک میں سمجھتا ہوں۔ میرا یہ خیال ہے کہ جماعت نے ابھی تک مجلس شوریٰ کی اہمیت کو نہیں سمجھا۔ انہوں نے صرف اس کو ایک مجلس سمجھ لیا ہے۔ جس کے متعلق وہ سمجھتے ہیں۔ کہ اگر اس میں انہوں نے اپنی جماعت کا کوئی نمائندہ نہ بھیجا۔ تو ان کی سبکی ہوگی۔ اس لئے انہوں نے کامل غور سے کام نہیں لیا۔ اور نمائندہ کے طور پر بعض منافقین کا بھی انتخاب کر لیا ہے۔ اسی طرح انہوں نے بے نمازیوں کو بھی چن لیا ہے۔ بلکہ ان لوگوں کو بھی چن لیا ہے۔ جن کا کام سلسلہ پر ہر وقت اعتراض کرتے رہنا ہے۔ صرف اس لئے کہ وہ بڑبولے تھے۔ یا صرف اس لئے کہ وہ معترض تھے۔ یا صرف اس لئے کہ وہ دولتمند تھے۔ یا صرف اس لئے کہ وہ خواہش رکھتے تھے۔ کہ انہیں آگے آنے کا موقع ملے۔ حالانکہ اس مجلس شوریٰ کے سپرد ایک ایسا کام ہے۔ جس کی اہمیت اور نزاکت ایسی عظیم الشان ہے۔ کہ اس کو کسی وقت بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اور وہ یہ کہ اس مجلس کے سپرد ایک کام یہ بھی ہے۔ کہ اگر کسی خلیفہ کی ناگہانی موت ہو جائے۔ تو یہ مجلس اس کی وفات پر جمع ہو۔ اور نئے خلیفہ کا انتخاب کرے۔ اگر اس جماعت کے اندر بھی منافقین شامل ہوں۔ اگر اس جماعت کے اندر بھی کمزور ایمان والے شامل ہوں۔ اگر اس جماعت کے اندر بھی بے نمازی شامل ہوں۔ اگر اس جماعت کے اندر بھی وہ بڑبولے اور معترض شامل ہوں۔ جن کے دل اللہ تعالےٰ کی خشیت سے بالکل خالی ہوں۔ تو نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ اس مجلس میں بھی پارٹی بازی شروع ہو جائے گی۔ اور کوئی کسی طرف جھک جائیگا اور کوئی کسی طرف۔ اور لڑائی جھگڑا فساد شروع ہو جائیگا۔ جیسے بعض ناقص العقل اور کمزور جماعتوں میں پریذیڈنٹ وغیرہ کے انتخاب کے موقع پر اس قسم کے جھگڑے ہو جایا کرتے ہیں۔ اور جماعت کا ایک حصہ کسی کے متعلق پراپیگنڈا کرتا رہتا ہے اور دوسرا حصہ کسی کے متعلق۔ اور انتخاب کے موقع پر بجائے سنجیدگی اور متانت کے ساتھ غور کرنے کے ہر پارٹی یہ چاہتی ہے۔ کہ جس کا اس نے انتخاب کیا ہے۔ وہی پریذیڈنٹ ہو۔ اگر اسی قسم کے جھگڑے اور اسی قسم کی پارٹی بازی مجلس شوریٰ میں بھی شروع ہو گئی۔ تو اس وقت خلافت خلافت نہیں رہے گی۔ بلکہ ایک ادنیٰ دنیوی انتظام ہوگا۔ جو نہ دین کے لئے مفید ہوگا۔ اور نہ دنیا کے لئے۔ اس مجلس میں تو ان لوگوں کو شامل ہونے کے لئے بھیجنا چاہیئے جن کا ایمان اتنا مضبوط ہو۔ کہ وہ سلسلہ کے فائدہ کے لئے اپنے باپ اور اپنی ماں کی بات بھی سننے کے لئے تیار نہ ہوں۔ کجا یہ کہ وہ ادھر اُدھر کی باتیں سنیں۔ اور سلسلہ کے خلاف پراپیگنڈا کرنے لگ جائیں۔ اس قسم کے آدمی تو مجلس شوریٰ سے ہزاروں میل کے فاصلہ پر رہنے چاہئیں۔ کجا یہ کہ ان کو نمائندہ بنا کر اس مجلس میں شامل کر لیا جائے۔

پس یہ ایک خطرناک غلطی ہے۔ جو اس دفعہ جماعت نے کی۔ اور میں امید کرتا ہوں۔ کہ آئندہ جماعتیں میری اس ہدایت کو یاد رکھیں گی۔ بلکہ میں جماعت کے کارکنوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ میرے اس حصہ تقریر کو الگ شائع کر دیں۔ اور آئندہ مجلس شوریٰ کے موقعوں پر ہمیشہ اسے شائع کرتے رہیں۔ تاکہ جماعتیں ان لوگوں کا انتخاب کرکے بھیجا کریں۔ جو تقویٰ اور دیانت اور عبادت کے لحاظ سے بڑے ہوں۔ یہ نادانی کا خیال ہے۔ جو بعض جماعتوں میں پایا جاتا ہے۔ کہ فلاں چونکہ مالی واقفیت رکھتا ہے۔ اس لئے اسے نمائندہ بنا کر بھیجنا چاہیئے۔ یا فلاں چونکہ بولتا زیادہ ہے۔ اس لئے اسے نمائندہ بنا کر بھیجنا چاہیئے۔ اگر محض مالی واقفیت کی وجہ سے شوریٰ کی نمائندگی جائز ہو۔ تو پھر تو کوئی ہندو بھی ہمیں نمائندہ بنا لینا چاہیئے۔ اسی طرح اگر کوئی عیسائی مالی امور کے متعلق واقفیت رکھتا ہو۔ تو اسے بھی نمائندہ بنا لینا چاہیئے۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ بجٹ سے تعلق رکھنے والی یہ باتیں محض سطحی ہیں۔ اور دوسرا درجہ رکھتی ہیں۔ اگر یہ نہ ہوں۔ تو کوئی نقصان نہیں ہو سکتا۔ آخر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں کونسا بجٹ تیار ہوا کرتا تھا۔ پھر حضرت ابوبکرؓ کے زمانہ میں کونسا بجٹ تیار ہوتا تھا۔ اسی طرح حضرت عمرؓ وحضرت علیؓ کے زمانہ میں بجٹ بنتا ہی نہیں تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں بھی بجٹ نہیں بنتا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کے زمانہ میں جب کام انجمن کے سپرد ہوا۔ تو اس وقت بجٹ بننے لگا۔ لیکن فرض کرو۔ کہ کسی وقت ہم صرف اتنا اس مجلس کو اڑا دیں۔ تو سلسلہ کو اس سے کیا نقصان ہو سکتا ہے۔ پس بجٹ پر بحث ایک سطحی کام ہے۔ اور اگر ہم اس کام کے لئے ایسے ہی لوگوں کو منتخب کیا کریں۔ جو مالی معاملات کے متعلق اچھی واقفیت رکھتے ہوں۔ یا بڑبولے اور معترض ہوں۔ اور نمائندوں کے انتخاب میں نیکی اور تقویٰ کو مدنظر نہ رکھا کریں۔ تو یہ ایسی ہی بات ہوگی۔ جیسے چہرہ کی صفائی کے لئے کسی کی روح نکال لی جائے گی۔ اگر روح نہیں ہوگی۔ تو مردہ کی لاش کو لے کر کسی نے کیا کرنا ہے۔ خواہ اس کا چہرہ کتنا ہی چمکتا ہو۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اگر ہمیں ایسے متقی اور نیک لوگ ملیں۔ جو دنیوی علوم سے آگاہ ہوں۔ اور حسابی معاملات میں بھی دسترس رکھتے ہوں۔ یا اچھے لسان اور لیکچرار ہوں۔ تو یہ بڑی اچھی بات ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ضرور ایسے ہی نمازی کو چنو جو حساب نہ جانتا ہو۔ یا ایسے ہی نیک شخص کا انتخاب کرو۔ جو بولنا نہ جانتا ہو۔ اگر دونوں خوبیاں کسی میں پائی جائیں، تو اسی کا انتخاب کرنا زیادہ موزون ہوگا۔ لیکن اگر کسی میں نیکی اور اتقا نہیں، بلکہ وہ محض دنیوی علوم کا ماہر ہے۔ تو تم اس کی بجائے اس متقی اور پرہیزگار انسان کا انتخاب کرو۔ جو اپنے دل میں دین کا درد رکھتا ہو۔ جو بڑبولا نہ ہو۔ جو اپنے آپ کو آگے کرنے کی عادت نہ رکھتا ہو۔ اور باہمہ بات کو سمجھنے اور مشورہ دینے کی بھی اہلیت رکھتا ہو۔ مگر یہ کہ صرف دنیوی علوم و فنون کو مدنظر رکھا جائے۔ اور یہ نہ دیکھا جائے کہ وہ اپنے دل میں اللہ تعالےٰ کی خشیت اور محبت بھی رکھتا ہے یا نہیں۔ ایک فضول بات ہے۔ پس میں جماعت کے دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ اور متعلقہ کارکنوں کو بھی ہدایت کرتا ہوں۔ کہ وہ میرے اس حصۂ تقریر کو بقیہ جماعت تک پہنچا دیں۔ اور پھر متواتر پہنچاتے رہیں۔ کہ مجلس شوریٰ کے نمائندے ایسے ہی منتخب کرنے چاہئیں۔ کہ جن کے اندر تقویٰ و طہارت ہو۔ جو لوگ لڑاکے اور فسادی ہوں نمازوں کی پابندی کرنے والے نہ ہوں۔ جھوٹ بولنے والے ہوں۔ معاملات کے اچھے نہ ہوں۔ بلاوجہ ناجائز افتراء اور اعتراض کرنے والے ہوں۔ یا منافق اور کمزور ایمان والے ہوں۔ ان کو بطور نمائندہ انتخاب کرنا جماعت کی جڑھ پر تبر رکھنا ہے۔ اور ایسے لوگوں کو مجلس کے قریب بھی نہیں آنے دینا چاہیئے۔ چاہے وہ کروڑوں روپیہ کے مالک ہوں۔ اور چاہے وہ باتیں کرکے تمام مجلس پر چھا جانے والے ہوں۔ ہمارے لئے وہی لوگ مبارک ہیں۔ جن کے اندر دین اور تقوےٰ ہے۔ خواہ وہ اچھی طرح بول بھی نہ سکتے ہوں۔ اس کے مقابلہ پر وہ لوگ جن میں دین اور تقوےٰ نہیں۔ خواہ وہ کتنے ہی لسان اور لیکچرار ہوں۔ اور خواہ ان کے گھر سونے اور چاندی سے بھرے ہوئے ہوں۔ ہمیں ان کی ہرگز ضرورت نہیں۔ وہ اس مجلس سے جس قدر دور رہیں۔ اتنا ہی ہمارے لئے اچھا ہے۔" (روزنامہ الفضل ۲ مارچ ۵۵ء)

رمضان المبارک میں حفاظ کی ضرورت

رمضان المبارک میں اب تھوڑا عرصہ باقی ہے۔ جن جماعتوں کو تراویح میں قرآن کریم سننے کے لئے کسی حافظ کی خدمات کی ضرورت ہو۔ وہ نظارت ہذا کو لکھیں۔ اسی طرح جو حافظ صاحبان نظارت تعلیم و تربیت کے انتظام کے ماتحت جماعتوں میں قرآن کریم سنانے کے لئے جانا چاہیں۔ وہ بھی نظارت ہذا کو اطلاع دیں۔ بعض حافظ صاحبان کی طرف سے اطلاع آچکی ہے۔ وہ فیصلہ کا انتظار کریں۔ مگر گذشتہ کی طرح یہ نہ کریں۔ کہ فیصلہ ان کی درخواست پر دوسری جماعت میں نکلنے جانے کا ہوگیا۔ مگر وہ مقامی جماعت کے کہہ دینے پر مقامی جماعت میں رہ گئے۔ اس بارہ میں مقامی جماعت کو پہلے سے فیصلہ کرنا چاہیئے۔ (ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

رائل پاکستان نیوی میں باقاعدہ کمشن

مجوزہ فارم درخواست کمانڈر انچیف رائل پاکستان نیوی نیول ہیڈ کوارٹرس۔ فاورلائنز کراچی سے طلب ہو۔ مکمل درخواست ۷ مئی ۵۵ء تک مطلوب۔ داخلے پر تنخواہ -/۳۵۰ علاوہ الاؤنس حسب قواعد۔ شرائط:- (۱) بی ایس سی (فزکس) سیکنڈ کلاس بی ٹی / ایل ٹی (۲) ایم ایس سی فزکس۔ تجربہ تعلیم یک سال (۳) ایم۔ اے (ریاضی) جبکہ انٹرمیڈیٹ میں فزکس ہو۔ تعلیمی تجربہ ایک سال (۴) ایم۔ اے (انگلش) تعلیمی تجربہ یک سال (۵) بی۔ ایس سی مکینیکل یا الیکٹریکل۔ عمر ۱-۸-۵۵ کو ۲۰ تا ۲۸ (سول لاہور ۲۹-۳-۵۵) (ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

اتباعِ سنّت

از مکرم عبدالباسط صاحب مولوی فاضل !!!

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بے پایاں احسانات میں سے ایک عظیم الشان احسان یہ ہے کہ آپ نے قرآن پاک کو عرب کے گوشہ گوشہ تک پہنچا دیا۔ سینکڑوں لوگوں کے سینوں میں محفوظ کر دیا۔ اور متعدد اشیاء مثلاً کاغذ چمڑا اور ہڈیوں وغیرہ پر اسے لکھوا دیا۔ اور اس طرح ہر وہ طریق استعمال میں لائے۔ جو کتاب کے محفوظ کرنے کے لئے ممکن تھا۔ اور جس سے زیادہ حفاظت ہو بھی نہ سکتی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ اس دنیا میں صرف اور صرف ایک کتاب "قرآن مجید" ہی ہے۔ جس کے متعلق یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ وہ جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو الہام ہوئی۔ اسی طرح بغیر کسی قسم کے ردّ و بدل اور تحریف و تنسیخ کے صفحہ عالم پر ضوفشانی کر رہی ہے۔ اور جس طرح خدائی کلام ہونے کی وجہ سے آج سے سینکڑوں برس قبل دلوں کی گہرائیوں میں اتر جاتی تھی۔ آج بھی اسی طرح اثر و نفوذ رکھتی ہے۔ یہ تو تھی قرآن مجید کی ظاہری حفاظت کے لئے آپ کی کوشش اور جد و جہد۔ اس کے علاوہ آپ نے قرآن پاک کی تعلیم کو واضح کرنے اور اس کی اشاعت کے لئے بھی بہترین طریق اختیار فرمائے۔ برسوں پبلک کے ساتھ گھل مل کر رہے اور جو حکم دیا اس پر کاربند ہو کر صحابہ کرام کے لئے نمونہ قائم کر دیا جب بھی کوئی حکم ربانی بیان فرماتے۔ نہایت سکون و مکمل اطمینان سے اور بسا اوقات مکرر سہ کرر فرماتے اور اس طرح اپنے حکمت آموز کلام کو صحابہ کرام کے دل و دماغ کے ہمیشہ کے لئے راسخ کر دیا۔ بدقسمتی سے اس زمانہ کے بعض لوگ ان حکیمانہ اقوال و افعال کی قدر شناسی نہ کر سکے اور اسی وجہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کو بھی کماحقہ نہ سمجھ سکے۔ انہوں نے خیال کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم محض تبلیغ کتاب کے لئے دنیا میں تشریف لائے تھے اور اس سے زیادہ (نعوذ باللہ) نہ آپ کا کوئی کام تھا۔ اور نہ آپ نے کیا۔ اور اس طرح اسلامی علوم کے عظیم الشان ذخیرہ کو "عجمی سازش" کہتے ہوئے پس پشت ڈال دیا۔ حالانکہ یہ خیال نہ صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت شان کے سراسر منافی و مخالف ہے بلکہ قرآن مجید کے بھی مخالف ہے۔ کیونکہ قرآن کریم میں متعدد مواقع پر کتاب و حکمت کو اکٹھے بیان فرمایا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کے پر فصاحت و بلاغت کلام میں بے سود تکرار متصور بھی نہیں ہو سکتی پس "حکمت" "کتاب" کے علاوہ کسی اور چیز کا مفہوم بھی رکھتی ہے

حکمت کا مفہوم متعین کرنے کے لئے مندرجہ ذیل آیت کریمہ ملاحظہ ہو۔

قد جئتکم بالحکمۃ ولابین
لکم بعض الذی
تختلفون فیہ۔

اس جگہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی بعثت کا غرض خود آپ کی زبان سے بیان کی گئی ہے کہ "میں حکمت سے کر تمہارے بعض اختلافات کی حقیقت واضح کرنے آیا ہوں" یعنی الہام اور وحی نیز تورات کی روشنی میں اس وقت کے مسائل کے حل کو حکمت سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ائمہ لغت اور اکابرین ملت نے حکمت کے ایسے معنے کئے ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حکمت کے معنی کتاب اللہ کے علاوہ کچھ اور بھی ہیں۔ یعنی فہم قرآن اور سنت نبوی اور اس کا جاننا اور اس پر عمل کرنا بھی ضروری ہے تاکہ ہم خدا تعالیٰ کے کلام کو صحیح طور پر سمجھ سکیں اور اس پر باحسن طریق کاربند ہو سکیں۔ عقل انسانی بھی مطالبہ کرتی ہے کہ مہبط انوار الٰہی اور مشکوٰۃ وحی نے جو مفہوم اخذ کیا اور منطوق کلام سمجھا وہی طریق صحیح اور انسب ہے۔ اور اسی کے مطابق ہمارے اعمال ہونے چاہئیں۔

لغت کے مشہور... "ابن درید" اپنی کتاب جمہرۃ اللغۃ میں زیر لفظ "حکمت" لکھتے ہیں

فکل کلمۃ وعظتک او زجرتک او دعتک الی مکرمۃ او نہتک من قبیح فھی حکمۃ وحکم۔

یعنی تجھ کو سمجھانیوالی تنبیہ کرنے والی، خصلت شریفہ کی طرف بلانیوالی اور خصلت ذمیمہ سے روکنے والی ہر بات حکمت ہے۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جملہ روح پرور ارشادات جو جامعین حدیث کی سخت محنت و کاوش سے ہم تک پہنچے ہیں۔ اور اخلاق فاضلہ کی طرف رہنمائی کرتے ہیں وہ امر تعلیم حکمت کا نتیجہ ہیں جو سید ولد آدم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آیات مذکورہ صدر کی روشنی میں دنیا کے سامنے پیش فرمائی۔ لغت کی مستند ترین کتاب "لسان العرب" میں ہے۔

"الحکمۃ عبارۃ عن معرفۃ افضل الاشیاء بافضل العلوم"

یعنی حکمت بہترین اشیاء کو بہترین علم سے جاننے کا نام ہے۔ گویا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جملہ اقوال و اعمال وہ بہترین چیزیں ہیں جو آپ نے افضل العلوم یعنی قرآن مجید اور وحی الٰہی کی روشنی میں بیان فرمائے۔

مندرجہ بالا ائمہ لغت کی آراء سے معلوم ہوتا ہے کہ ان بزرگوں کے نزدیک تعلیم کتاب و حکمت دو مستقل اور اہم امور تھے۔ جن کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سرانجام دیا اور جن کو دنیا "تبلیغ کتاب" اور سنت یا حدیث کے نام سے یاد کرتی ہے

ذیل میں چند ایسے بزرگوں کی آراء پیش کی جاتی ہے۔ جو ماہر لغت ہونے کے ساتھ ساتھ شریعت کے اسرار و غوامض سے بھی بخوبی واقف تھے

امام مالک علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ الحکمۃ الفقہ فی الدین والفھم الذی ھو سجیۃ و نور من اللہ تعالےٰ۔

یعنی حکمت دین کی اس سمجھ اور فہم کو کہتے ہیں۔ جو خداداد ملکہ اور نور ہے۔

رئیس المفسرین مشہور تابعی حضرت مجاہد کا بھی یہی خیال ہے کہ الحکمۃ فھم القرآن یعنی تعلیم کتاب اور حکمت بے سود تکرار اور بے معنی اضافہ نہیں ہے۔ بلکہ حکمت سے مراد وہ مفہوم ہے۔ جو شارع علیہ السلام نے قرآن مجید سے اخذ کیا اور آپ اس کی تعلیم پر بھی اسی طرح مامور تھے۔ جس طرح آپ قرآن مجید کی تعلیم و تبلیغ پر مامور تھے۔ حضرت ابن زید کا مندرجہ ذیل قول جو حضرت امام ابن جریر نے اپنی تفسیر میں نقل کیا ہے۔ انہیں معنوں کی تائید کرتا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں

الحکمۃ الدین الذی لا یعرفونہ الا بہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلمھم ایاھا" امام طبری رحمۃ اللہ علیہ کا اپنا خیال بھی یہی ہے کہ حکمت ان باتوں کو کہتے تھے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم لوگوں کو سکھایا کرتے تھے۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔ والصواب من القول عندنا فی الحکمۃ انھا العلم باحکام اللہ التی لا یدرک علمھا الا ببیان الرسول صلے اللہ علیہ وسلم یعنی حکمت کے بارہ میں میرے نزدیک صحیح ترین بات یہ ہے کہ حکمت علم ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم احکام الٰہی کی روشنی میں بیان فرمایا کرتے تھے۔ اور اس علم کا منبع آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی ہیں اور ایسی پر حکمت باتوں کی تعلیم کسی اور کے بس کی بات نہیں۔ علاوہ مندرجہ بالا آراء و خیالات کے حکمت کے معنی جاننے کے لئے حضرت امام شافعی کا قول "قول فیصل" کی حیثیت رکھتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ وسمعت من ارضی من اھل العلم بالقرآن یقول۔ الحکمۃ سنۃ الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم"

اسی ضمن میں آپ فرماتے ہیں :-

"و سنۃ الحکمۃ التی القی فی روعہ من اللہ عزوجل"۔

کہ حکمت سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہیں۔ جو آپ کے دل میں خدا کی طرف سے ڈالی گئی۔ ان معنوں کو قرآن مجید کی مندرجہ ذیل آیت تقویت دیتی ہے، کہ ما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ"

یعنی آپ کا نطق خدائی وحی کے نور سے منور اور خواہشات نفسانی کو رد کرنے اور دور کرنے والا ہے

کیا ہی خوش قسمت تھے وہ لوگ جنہوں نے ان پر حکمت اعمال کو اپنی چشم بصیرت سے دیکھا اور پر اشتیاق دل میں جگہ دی اور ان اقوال و اعمال کی روشنی میں اپنی زندگی کو ڈھالا اور ترقیات کے معراج کو پہنچ گئے۔ ان کے بعد ایسے لوگوں نے ان کی جگہ لی۔ جو دلوں میں عقیدت کی بے پایاں دولت رکھتے تھے۔ ان لوگوں نے بھی اپنے سلف کی ترقیات میں حصہ لیا۔ اور دین و دنیا کے درخشندہ ستارے بنکر چمکے۔ لیکن بعد میں زمانہ آہستہ آہستہ ان روح پرور اقوال و اعمال کی قدر شناسی میں کم ہوتا گیا۔ حتیٰ کہ نوبت بہ نوبت یہ زمانہ بھی آیا۔ جس میں ایسے لوگ پیدا ہوئے جنہوں نے احادیث و سنت رسول کی وقعت بالکل کم کر دی۔ اور اسلامی علوم کے اس عظیم الشان ذخیرہ کو "عجمی سازش" کا نام دے کر ناقابل توجہ قرار دیا۔ اور اس طرح ان آئمہ کی قابل قدر مساعی جمیلہ کی قدر نہ کرنے کے علاوہ ایک عظیم الشان خدائی عطیہ یعنی "تعلیم حکمت" کو چھوڑ بیٹھے۔

سائیکل پر سفر حج کے لئے روانگی

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

ایک مخلص احمدی دوست مسمی چوہدری سیادت محمد سکنہ کوٹ کوڑا تحصیل و ضلع سیالکوٹ کوئٹہ اور ایران اور بغداد کے راستہ حج کی نیت سے سائیکل پر روانہ ہو رہے ہیں۔ دوست ان کی خیریت اور کامیابی اور بامراد واپسی کے لئے دعا فرمادیں۔ حج ایک نہایت ہی مبارک اسلامی عبادت ہے۔ ہمارے دوستوں کو اس کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دینی چاہیئے۔ ۵۵/۲/۳

لائلپور میں اخبار الفضل کی تقسیم

"لائلپور میں اخبار الفضل شیخ عبدالرشید صاحب (ایجنٹ اخبار الفضل) بھوانہ بازار لائلپور سے حاصل کریں۔ گھر پر بھی پرچہ پہنچانے کا انتظام ہے"!

انیس ۱۹ سالہ فہرست تین حصّوں پر منقسم ہو گی

ایک دوست جن پر پونے دو ہزار سے اوپر بقایا ہے۔ وہ ڈیڑھ سو روپیہ کی پہلی قسط ارسال کرتے ہوئے اطلاع دیتے ہیں کہ میں نے اپنی آمد کا ایک حصّہ مخصوص کر دیا ہے کہ جب تک انیس سالہ حساب کا بقایا پورا ادا نہ ہو میں حصّہ کی آمد بقایا میں ادا کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی کوشش ہو گی کہ اگر اور بھی رقم مجھے مل گئی تو وہ بھی بقایا میں ادا ہو گی۔ کیونکہ میں اس کوشش میں ہوں کہ تحریک جدید کا بقایا ادا ہو جائے تا نام فہرست میں آ جائے۔ ایک اور دوست نے لکھا ہے کہ میرے ذمہ قریباً ایک ہزار کے آخری سالوں کا بقایا بوجہ سفر بیرون ممالک ہو گیا تھا۔ اس میں سے ۳۵۱/ روپے تو اب ادا کر رہا ہوں۔ باقی رقم بھی انشاء اللہ تعالیٰ ۳۱ مئی سے قبل ادا کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔

انیس سالہ جہاد کبیر میں حصہ لینے والے احباب نوٹ رکھیں کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت تین قسم کی فہرستیں شائع ہوں گی۔

(۱) ایک وہ جو پہلے سال سے لے کر انیسویں سال تک ہر سال اضافہ کرتے چلے گئے۔ انہوں نے دوران اس جہاد میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کمزوروں کے لئے رعائتیں اور سہولتیں منظور فرمائی تھیں ان سے مخلص کمزور احباب دل چھوڑ بیٹھیں۔ اس رعایت سے فائدہ نہیں اٹھایا بلکہ پہلے سے اضافہ کرتے رہے ہیں۔

(۲) دوسری ان احباب کی جنہوں نے حضور کی دی ہوئی رعائت سے بوجہ مجبوری فائدہ اٹھایا۔ رعائت یہ تھی کہ پہلے تین سال میں تو ہر سال اضافہ ہو اور چوتھے سال میں زیادہ بوجھ نہ اٹھا سکنے والے احباب اپنے پہلے سال کے بوجھ سے لے کر دسویں سال تک اضافہ کرتے جائیں۔ اور پھر گیارھویں سال میں یہ رعایت کہ اپنے نویں سال کے برابر دے کر انیسویں سال تک اضافہ کرتے جائیں۔

(۳) تیسرے وہ جنہوں نے ان رعائتوں سے بھی کم کر کے دیا اور صرف پانچ روپے کی شرط کو پورا کیا ہے۔

پس اس کے مطابق فہرست بنے گی۔ کئی دوست ہیں جو اب ہر سال پہلے سال سے اضافہ کر کے بننے کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔

احباب کو یہ بھی یاد رہے کہ یہ انیس ۱۹ سالہ بقایا کا پیسہ بیرونی ممالک کے مبلغوں اور اخراجات لٹریچر وغیرہ پر خرچ ہو رہا ہے چاہیئے کہ انیس سالہ بقایا جلد سے جلد ادا کریں۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

لجنات اماء اللہ کی اطلاع کیلئے

حضرت اقدس ڈاکٹری ہدایات کے مطابق علاج کے لئے یورپ تشریف لے جا رہے ہیں۔ میں بھی انشاء اللہ آپ کے ہمراہ جاؤں گی۔ میری غیر حاضری میں محترمہ سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم مرزا عزیز احمد صاحب) جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ ہوں گی میں امید کرتی ہوں کہ تمام لجنات ان کے ساتھ تعاون فرمائیں گی اور اپنے کام کی تمام رپورٹیں ان کو باقاعدہ بھجواتی رہیں گی۔ تمام بہنیں دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ حضور کا یہ سفر بے حد مبارک کرے۔ اور حضور مکمل صحت کے ساتھ کامیاب اور کامران واپس آئیں۔

مریم صدیقہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

قائدین ضلع کا تقرر

سال رواں میں سے پانچ مہینے گذر چکے ہیں۔ لیکن باوجود بار بار لکھنے کے مجالس نے قائدین ضلع اور صوبجاتی نائب صدر صاحبان کا انتخاب ابھی تک نہیں کروایا تھا۔ لہذا مجبوراً ایسے اضلاع اور صوبجات میں جہاں ابھی تک انتخاب نہیں ہوا تھا قائدین ضلع اور نائب صدر صاحبان کو نامزد کر دیا گیا ہے۔ اس وقت صوبجات اور اضلاع کے نئے تقررات حسب ذیل ہیں۔

(۱) نائب صدر صوبہ سرحد۔ عبد اللہ صاحب خادم نوشہرہ چھاؤنی
(۲) نائب صدر سندھ۔ میر عبد القادر صاحب میرپور خاص
(۳) " مشرقی بنگال۔ ڈاکٹر عبد الصمد خان صاحب نرائن گنج
(۴) قائد ضلع جہلم۔ صدر عبد الحلیم صاحب جہلم
(۵) " گجرات۔ حمید اسلم صاحب گجرات
(۶) " گوجرانوالہ۔ عبد الرحمن صاحب۔ گوجرانوالہ
(۷) " کیمبل پور۔ بابو طفیل احمد صاحب کیمبل پور چھاؤنی
(۸) " لائلپور۔ چوہدری غلام دستگیر صاحب لائلپور
(۹) " راولپنڈی۔ عبد الغنی صاحب زاہدی۔ راولپنڈی
(۱۰) " سیالکوٹ۔ محمد احمد صاحب قمر سیالکوٹ
(۱۱) " جھنگ۔ چوہدری عبد الوحید صاحب گھٹیالہ
(۱۲) " سرگودھا۔ چوہدری محمد دین صاحب انور سرگودھا
(۱۳) " شیخوپورہ۔ چوہدری مختار احمد صاحب شیخوپورہ
(۱۴) " مظفر گڑھ۔ قریشی محمد اسحٰق صاحب مظفر گڑھ

اضلاع لاہور منٹگمری اور ملتان کے قائدین ضلع کا اعلان بعد میں کیا جائیگا۔

معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

ہم خرما و ہم ثواب

مخلصین جماعت نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا "امانت خاص" کے بارہ میں ارشاد گرامی روزنامہ الفضل میں پڑھ لیا ہو گا۔ نظارت بیت المال کی طرف سے فارم امانت خاص بھی جماعتوں کو بھجوائے جا چکے ہیں۔ عہدیداران اور مخلصین جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس تحریک میں خود حصہ لے کر اور دیگر احباب کو تحریص دلا کر ثواب دارین حاصل فرمائیں۔

پُر کردہ فارم اور روپیہ "افسر امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ" کے نام ارسال کیا جائے۔

ناظر بیت المال ربوہ

درخواستہائے دعاء

(۱) برادرم عزیزم سلیم احمد عابد کو حکومت نے بسلسلہ ٹریننگ امریکہ بھیجا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو بخیریت و عافیت وہاں پہنچائے اور کامیابی و کامرانی سے باحفاظت واپس لائے اور خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ ڈاکٹر نذیر احمد (سندھ)

(۲) مورخہ ۲۵ کو بعد نماز جمعہ چوہدری برکت علی صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ رحیم یار خاں کے مکان کی بنیاد محترمی چوہدری محمد علی صاحب (صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) نے احباب جماعت کی معیت میں رکھی۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اس مکان کو سلسلہ احمدیہ اور چوہدری صاحب کیلئے بابرکت فرمائے۔

مولوی محمد الدین شاہد سلسلہ عالیہ احمدیہ ضلع رحیم یار خاں

(۳) راقم محمد خان صاحب بھٹی ان کے مہاجر ادخاں رحمت اللہ خان صاحب اور ان کے علاوہ ان کے پانچ عزیزان جماعت عزیزیاں پر ایک سنگین مقدمہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ان سب کو باعزت بری فرمائے آمین ثم آمین۔ محمد اسماعیل دیا گڑھی

(۴) میری بیوی چودہ پندرہ روز سے بیمار ہے۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ مستری دین محمد قادیانی حال جہلم دوکان نمبر چون بزارکلاں جہلم

(۵) میرا اکلوتا لڑکا محمد اعظم خان مورخہ ۲۵-۳-۵۵ کو فوت ہو گیا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت اور ہمیں نعم البدل اور صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

ڈاکٹر محمد حسین احمدی پارکر آباد ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں جماعت احمدیہ لائلپور کی مساعی

جب سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کی تحریک اور حضور کے پیغام الفضل میں شائع ہوئے ہیں صدقہ اور روزانہ قبل از نماز مغرب اجتماعی دعا کا التزام کیا جا رہا ہے۔ چندہ سفر یورپ فوری طور پر تین ہزار روپے جمع کرا دیا گیا۔ اور مزید رقم اکٹھی کی جا رہی ہے۔ لائلپور کی بڑی بڑی جماعتوں کو خط لکھے گئے۔ اور خود امیر صاحب نے دورہ کر کے حضور کی تحریکوں کو کامیاب بنانے کیلئے جماعتوں کو فوری طور پر عمل کرنے کی تحریک کی۔

شیخ محمد یوسف زعیم انصار اللہ لائلپور

رسالہ الفرقان کا "جماعت اسلامی نمبر"

الفرقان کا آئندہ شمارہ "جماعت اسلامی نمبر" ہو گا۔ یہ خاص نمبر یکم مئی کو شائع ہو رہا ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ جماعت اسلامی کے متعلق پوری معلومات حاصل کرنے کے لئے یہ نمبر ضرور خریدیں۔ الفرقان کے سو سے زیادہ صفحات ہوں گے اور نہایت قیمتی ٹھوس مقالات شائع ہو رہے ہیں۔ ایک نسخہ کی قیمت ایک روپیہ اور دس رسالے خریدنے والے سے فی نسخہ چودہ آنہ اور سو رسالے خریدنے والے سے ۱۲/ فی نسخہ رقم لی جائے گی۔ دس یا دس سے زیادہ خریدار اگر مندرجہ بالا حساب سے رقم پندرہ اپریل تک ادا کر دیں گے تو ہر دس رسالوں پر ایک رسالہ مفت دیا جائیگا۔ صدر صاحبان و سیکرٹریان تبلیغ کو چاہیئے کہ اپنی اپنی جماعت کے لئے مطلوبہ تعداد سے فوراً مطلع فرمائیں

مینجر الفرقان ربوہ ضلع جھنگ

ایک یونٹ کے قیام کے سلسلے میں مرکزی حکومت پاکستان کا تفصیلی اعلان

نیا صوبہ پچاس اضلاع اور گیارہ کمشنریوں پر مشتمل ہوگا

مغربی پاکستان کے ایک یونٹ کے قیام کے سلسلے میں مرکزی حکومت کے اعلان کی ابتدائی تفصیلات الفضل میں دی جا چکی ہیں۔ مغربی پاکستان کا نیا صوبہ پچاس اضلاع اور گیارہ کمشنریوں پر مشتمل ہوگا۔ اعلان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱۔ پشاور ڈویژن (صدر مقام پشاور) پشاور۔ مردان اور ہزارہ کے اضلاع اور ضلع کیمبل پور ——— پشاور مردان اور ہزارہ کے اضلاع سے ملحق قبائلی علاقہ۔

۲۔ ڈیرہ اسمٰعیل خاں ڈویژن (صدر مقام ڈیرہ اسمٰعیل خاں) ڈیرہ اسمٰعیل خاں بنوں۔ کوہاٹ اور میانوالی کے اضلاع ——— ڈیرہ اسمٰعیل خاں۔ بنوں اور کوہاٹ کے اضلاع سے ملحقہ قبائلی علاقہ اور قرم شمالی وزیرستان اور جنوبی وزیرستان کی ایجنسیاں۔

۳۔ راولپنڈی ڈویژن:۔ (صدر مقام راولپنڈی) اضلاع راولپنڈی جہلم گجرات اور شاہ پور۔

۴۔ لاہور ڈویژن:۔ (صدر مقام لاہور) اضلاع لاہور شیخوپورہ۔ گوجرانوالہ اور سیالکوٹ۔

۵۔ ملتان ڈویژن (صدر مقام ملتان) اضلاع ملتان۔ جھنگ۔ لائلپور اور منٹگمری

۶۔ بہاولپور ڈویژن (صدر مقام بہاولپور) اضلاع بہاولپور۔ بہاول نگر۔ رحیم یار خاں مظفر گڑھ اور ڈیرہ غازیخاں۔ د بلوچستان کی لورالائی ایجنسی کا بوخان سب ڈویژن بھی اسی ڈویژن میں شامل ہوگا۔

۷۔ خیرپور ڈویژن:۔ (صدر مقام خیرپور) ریاست خیرپور اور اضلاع جیکب آباد سکھر لاڑکانہ اور نوابشاہ۔

۸۔ حیدرآباد ڈویژن (صدر مقام حیدرآباد) اضلاع حیدرآباد۔ تھرپارکر۔ ٹھٹھہ۔ دادو (بشمول لس بیلہ کی سب تحصیل دریجی اور قلات کا علاقہ سرونا) میرپور خاص اور سانگھڑ۔

۹۔ کوئٹہ ڈویژن:۔ (صدر مقام کوئٹہ) کوئٹہ۔ ژوب۔ لورالائی اور سبی کی ایجنسیاں (سڑک کے مشرقی جانب کا علاقہ کچھی بھی اسی ڈویژن میں شامل ہے)

۱۰۔ قلات ڈویژن (صدر مقام قلات) ریاست قلات (اس میں علاقہ سرونا (جو ضلع دادو حیدرآباد ڈویژن میں شامل کر دیا گیا ہے) اور سڑک (شمال) کے مشرقی جانب کا علاقہ کچھی (جو سبی کوئٹہ ڈویژن میں شامل کر دیا گیا ہے) شامل نہیں ——— چاغی ریاستہائے خاران، مکران، لس بیلہ (اس میں سب تحصیل دریجی شامل نہیں۔ جو ضلع دادو میں شامل کی گئی ہے)

۱۱۔ کراچی ڈویژن (صدر مقام کراچی) ضلع کراچی۔ اس میں وفاقی علاقہ شامل نہیں۔

کمشنر

کمشنر ہر ڈویژن کا انتظامی سربراہ ہوگا۔ اس وقت کمشنروں کو جو اختیارات حاصل ہیں۔ ان سے ان کے مقابلے میں زیادہ وسیع اختیارات دیئے جائیں گے۔ مالیہ کے معاملات میں اسے اپیل کی سماعت کنندہ اعلیٰ ترین اتھارٹی کی حیثیت حاصل ہوگی۔ لیکن اگر کسی قانونی نکتہ کے متعلق اصل حکم کسی کلکٹر کا جاری کیا ہوا ہو تو اس کے خلاف اپیل کی سماعت کا اختیار ریونیو بورڈ کو حاصل ہوگا جو موجودہ فنانشل کمشنروں کی جگہ کام کرے گا۔ کمشنر کو مالگذاری کے مقدمات ——— جن کا فیصلہ اس کے ماتحت افسروں نے کیا ہو ——— کی نظرثانی کے اختیارات بھی دئیے جائیں گے۔ علاوہ ازیں اسے اپنے ڈویژن میں تمام محکموں کے افسروں پر عام نگرانی اور کنٹرول کا اختیار بھی حاصل ہوگا اور وہ نظم و نسق کا اعلیٰ معیار قائم رکھنے کی غرض سے ان کے کام میں ہم آہنگی پیدا کرے گا۔

جب کمشنر کے فیصلہ کے خلاف ریونیو بورڈ کے روبرو اپیل دائر کی جائے گی تو اس صورت میں بھی ڈویژن کے صدر مقام میں اپیل کے اندراج کے انتظامات کئے جائیں گے اور ریونیو بورڈ اپنے گشتی دورہ میں ان اپیلوں کا فیصلہ کرے گا۔

عدلیہ

مغربی پاکستان کے لئے ایک ہائی کورٹ ہوگا جس کا صدر مقام لاہور ہوگا۔ اس کے دو بنچ تمام سال (۱) پشاور اور (۲) کراچی میں کام کریں گے۔ نیز پشاور اور کراچی کے علاوہ دیگر مرکزی مقامات پر سال کے مختلف اوقات میں بقایا مقدمات خاص مقدمات یا دیوانی یا فوجداری اپیلوں کی سماعت کے لئے سرکٹ جج بھی ہوں گے۔ سرکٹ جج یا ججوں کی عدالت کا اجلاس ڈویژن یا ضلع کے صدر مقام میں ہوگا۔

"ہائی کورٹ کے تحت اضلاعی عدالتیں بحالت موجودہ کام جاری رکھیں گی۔"

مندرجہ بالا تفصیلات سے یہ ظاہر ہوگا کہ اصل مقصد یہ ہے۔ کہ مغربی پاکستان میں اس وقت جو علیحدہ علیحدہ اور بھاری ایڈمنسٹریشن موجود ہے۔ اس کی جگہ ایسی ایڈمنسٹریشن قائم کی جائے۔ جو نہ صرف عوام کی ضروریات کو کم اخراجات کے ساتھ پورا کر سکے۔ بلکہ وہ موجودہ حالات کے مقابلے میں زیادہ مؤثر طریقہ سے بھی ان کی ضروریات کی تکمیل کر سکے۔

ڈویژنل کمشنروں کو وسیع انتظامی اور مالی اختیارات تفویض کئے جانے کے باعث اب عوام حکومت کے صدر مقام تک کے سفر کی زحمت اٹھائے بغیر بروقت دادرسی حاصل کر سکیں گے۔ اسی طرح دوسرے ڈویژنل اور اضلاعی افسروں کو مزید اختیارات تفویض کرنے کے باعث عوام کی روزمرہ زندگی سے متعلق امور و مسائل کا فیصلہ بڑی حد تک ان کے اپنے ڈویژن یا ضلع میں ہی ہو سکے گا۔ قانونی معاملات کے بارے میں بھی انہیں ہائی کورٹ کے صدر مقام نہیں جانا پڑے گا۔ بلکہ وہ ہائی کورٹ کے بنچوں یا سرکٹ ججوں سے جو مختلف مقامات پر فرائض انجام دیں گے۔ دادرسی کے لئے درخواست کر سکیں گے۔

۱۲۔ موجودہ صوبائی اور ریاستی سروسز کے ادغام کے سلسلے میں بعض مشکلات حائل ہیں۔ کیونکہ مختلف صوبوں اور ریاستوں میں ملازمت کے قواعد و شرائط اور تنخواہیں مختلف ہیں۔ لیکن اگر نئی انتظامیہ کے افسروں اور عملہ کو محدود اور تنگ نقطۂ نظر کی بجائے مغربی پاکستان کے اجتماعی اور مشترکہ نقطۂ نظر سے بہرہ مند کرنا ہے۔ تو ادغام ضروری ہے۔ کونسل کی سفارشات اس امر کا یقین دلاتی ہیں۔ کہ ادغام اس طریقے سے عمل میں لایا جائے گا۔ جو افسروں کی موجودہ سینیارٹی میں خلل انداز نہیں ہوگا۔ اور نہ ہی اس سے ان افسروں کو ان علاقوں سے باہر تبدیل کیا جائیگا۔ جن کے لئے وہ بھرتی کئے گئے تھے۔ اس طریقہ سے انتظامی مشینری میں گڑبڑ پیدا نہیں ہوگی۔ مزید برآں یہ طریقہ ملازمتوں کے موجودہ قواعد و شرائط۔ تنخواہوں کے سکیل اور ترقی کے امکانات کے تحفظ کا ضامن ہوگا۔ یا بالفاظ دیگر صرف ایسے صوبائی افسروں کو جو اعلیٰ عہدوں مثلاً ڈپٹی کمشنر یا سپرنٹنڈنٹ پولیس وغیرہ پر متمکن ہیں۔ تمام مغربی پاکستان میں تبدیل کیا جائے گا۔ اس صورت میں بھی ان افسروں کو ایسے علاقوں میں تدریجی طور پر شاذ و نادر ہی تبدیل کیا جائے گا۔ جہاں کام کرنے کا انہیں سابقہ تجربہ کم یا نہیں ہوگا۔

۱۳۔ اس مقصد کے لئے کہ ملازمتوں میں پسماندہ علاقوں کی نمائندگی نہ صرف محفوظ رہے۔ بلکہ اسے بسرعت مکمل کیا جائے۔ متعدد فیصلے کئے گئے ہیں۔ صوبائی سروس میں آئندہ بھرتی کل پاکستان اساس پر کی جائے گی۔ تاہم اس امر کا تحفظ و اہتمام کیا جائیگا۔ کہ ہر علاقے کو ملازمتوں میں اپنی آبادی کے مطابق نمائندگی ملے۔

۱۴۔ ملازمتوں میں پسماندہ علاقوں کو مناسب نمائندگی دینے کے لئے یہ بھی فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ ازیں بعد ان علاقوں سے موزوں نوجوانوں کے انتخاب اور انہیں سرکاری خرچ پر تعلیم و تربیت کی ضروری سہولتیں بہم پہنچا کر مقابلہ کے امتحانوں کے لئے تیار کرنے کی غرض سے خاص تدابیر اختیار کی جائیں۔

فاضل عملہ کی کھپت

۱۵۔ اندازہ ہے کہ نئے صوبہ کے معرضِ وجود میں آنے سے موجودہ صوبائی اور ریاستی سروسز کے مراتب کے بہت سے موجودہ مناصب میں کافی کمی کرنی پڑیگی۔ تاہم ایسا سارا فاضل عملہ نئی صوبائی حکومت کی تعمیر کی وسعت پذیر سرگرمیوں میں زیادہ فائدہ کے ساتھ کھپایا جا سکے گا۔ اس بات کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ جب تک سارے فاضل افراد کو ملازمت نہ مل جائے۔ نیا عملہ بھرتی نہیں کیا جائے گا۔ آنریبل وزیر اعظم نے اپنے ۲۲ نومبر کے نشریہ میں اس امر کی وضاحت کی تھی۔ کہ مغربی پاکستان کی ایک انتظامی وحدت کی تشکیل سے سب سے بڑا فائدہ یہ ہوگا۔ کہ حکومت اس وسیع علاقہ کی اس کی فطری نوعیت کے مطابق ایک اقتصادی وحدت کی حیثیت سے تعمیر و ترقی کو بسرعت تمام سرانجام دے سکے گی۔ اب تک اس علاقہ میں مختلف صوبوں اور ریاستوں کی حکومتوں کی بدولت حکومت کی مساعی اکثر و بیشتر افسردگی سے دوچار ہوتی رہی ہیں۔ اب ایک ویسٹ پاکستان پاور اینڈ پراجیکٹس اتھارٹی کا قیام ممکن ہو جائیگا۔ جسے اہم ترقیاتی منصوبے تفویض کئے جائیں گے۔ یہ اتھارٹی ایک نیم خود مختار ادارہ کی حیثیت سے کام کرے گی۔ اور ہائیڈرو الیکٹرک سے اہم منصوبوں اور آبپاشی سیلاب کے سدباب اندرون ملک جہازرانی اور زمین کی بحالی کے منصوبوں کے سلسلہ مغربی پاکستان میں ہم آہنگ لائحہ عمل کے مطابق عملی جامہ پہنا سکے گی۔

حسن کارکردگی

مغربی پاکستان کی ایک صوبائی حکومت کے قیام کے متعلق اب تک جو کام سرانجام دیا گیا ہے۔ وہ نہ صرف بے حد عظیم تھا۔ بلکہ بے مثال بھی ہے۔ کونسل کے صدر اور ارکان کی ہمت۔ محنت اور حب الوطنی کا اعتراف و تشکر واجب ہے۔ اور جو افسر اس فریضہ سے منسلک تھے۔ ان کے احساس فرض کی بدولت یہ سارا کام ریکارڈ وقت میں پایۂ تکمیل تک پہنچ گیا۔ یہ بات مستقبل کے لئے ایک نیک فال ہے۔ ایسے عظیم و وسیع تغیر و تبدل میں ابتدائی مشکلات ناگزیر ہیں۔ لیکن مرکزی حکومت عوامی لیڈروں۔ سرکاری افسروں اور

خود عوام پر یہ اعتماد رکھتی ہے۔ کہ وہ نئے صوبہ کی بنیادوں کو مستحکم اور مضبوط بنانے میں اپنی طرف سے کوئی کسر نہیں اٹھا رکھیں گے۔ تاکہ مغربی پاکستان تیزی سے ترقی و تعمیر کی شاہراہ پر رواں دواں ہو جائے۔ اور صوبائی تعصبات کی خرابیوں کا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے قلع قمع ہو جائے۔ جس سے قوم کو بحیثیت مجموعی لازوال فائدہ پہنچے گا۔

سرکاری گزٹ

پاکستان کے غیر معمولی گزٹ مجریہ ۲۷ مارچ ۱۹۵۵ء میں مغربی پاکستان کے قیام کا حکم ۱۹۵۵ء شائع کیا گیا ہے۔ اس کا متن حسب ذیل ہے۔

گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی دفعہ ۹۲ کے تحت گورنر جنرل پاکستان بمسرت یہ حکم جاری کرتے ہیں کہ

۱۔ (الف) اس حکم کو مغربی پاکستان (قیام) حکم ۱۹۵۵ء کہا جائے گا۔

(ب) اس پر فی الفور نفاذ ہوگا۔

۲۔ (الف) مغربی پاکستان کا صوبہ جسے اس حکم میں مغربی پاکستان کہا جائیگا۔ پنجاب، شمال مغربی سرحدی صوبہ۔ سندھ۔ بلوچستان۔ کراچی ریاست ہائے بلوچستان اور خیرپور۔ بلوچستان ریاستی یونین اور قبائلی علاقوں پر مشتمل ہوگا۔ لیکن اس ذیلی دفعہ کے تحت قبائلی علاقوں کی داخلی انتظامیہ میں کسی تبدیلی کی اجازت نہیں ہوگی۔

(ب) اس مقصد کے لئے کراچی میں ایسا علاقہ شامل نہیں ہوگا۔ جس کا گورنر جنرل اپنے حکم سے بطور وفاقی علاقہ تعیین کریں گے۔

(۳) مغربی پاکستان کی انتظامی کونسل کو ایسے اقدامات کرنے کا اختیار ہوگا۔ جو وہ مغربی پاکستان کے صوبہ کی ایک مقررہ دن تشکیل کے لئے ضروری سمجھے۔ اور اس مقصد کے لئے کسی گورنری صوبہ یا مغربی پاکستان کی کسی وفاقی ریاست یا کسی دوسرے افسر یا اتھارٹی کو ضروری ہدایات جاری کر سکے گی۔ الا یہ کہ کسی نافذ الوقت قانون کے منافی ہو۔ ایسا سرکاری افسر یا اتھارٹی ایسی ہدایات کی تعمیل کریں گے۔

۴۔ مرکزی حکومت مذکورہ کونسل کی درخواست پر مغربی پاکستان کے ہر ایسے علاقہ کے افسر یا اتھارٹی جو کسی گورنری صوبہ یا وفاقی ریاست میں ہو۔ مناسب ہدایات جاری کرے گی۔ جو اس حکم کی دفعہ ۳ کے مقصد کے لئے ضروری سمجھی جائیں۔ الا یہ کہ کسی نافذ الوقت قانون کے منافی ہو۔ یہ سرکاری افسر یا اتھارٹی ایسی ہدایات کی تعمیل کریں گے۔

۵۔ اس حکم سے کسی ہائی کورٹ کی تشکیل یا دائرہ اختیار متاثر نہیں ہوں گے۔ دنواے وقت ۳۰ مارچ ۱۹۵۵ء

فیڈرل کورٹ کے فیصلہ کا اعلان

لاہور ۳۱ مارچ۔ معلوم ہوا ہے۔ مولوی تمیز الدین کے مقدمہ کے سلسلہ میں فیڈرل کورٹ کے فیصلہ کا اعلان پیر کو کر دیا جائے گا۔ فیڈرل کورٹ نے حال ہی میں اس مقدمہ کے سلسلہ میں جو حکم جاری کیا تھا پیر کو اس حکم کے تمام وجوں کا اعلان ہوگا۔

انتظامی کونسل ایک یونٹ کے منصوبے پر عملدرآمد کیلئے فوری اقدام کریگی

ڈاکٹر خان صاحب انتظامی کونسل کے رکن نامزد کر دیئے گئے

کراچی ۳۱ مارچ۔ پاکستان کے وزیر مواصلات ڈاکٹر خان صاحب کو مغربی پاکستان کی انتظامی کونسل کا رکن نامزد کیا گیا ہے۔ کونسل کا اجلاس ۲ اپریل کو منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں وحدت کی حکومت کا عملہ منتخب کیا جائے گا۔

گورنر جنرل کے حالیہ اعلان کے بعد انتظامی کونسل کا یہ پہلا اجلاس ہے جس میں ایک یونٹ کے منصوبے پر عملدرآمد کیلئے فوری اقدام کیا جائے گا کونسل ایک یونٹ کے سیکرٹریٹ کیلئے کلیدی عملہ منتخب کرے گی جس سے کہا جائے گا کہ وہ اپنے متعلقہ محکموں کے لئے سٹاف چن لیں۔ تاکہ کام جلد از جلد پایہ تکمیل کو پہنچ جائے۔

بیوان کو معافی مل گئی

لنڈن ۳۱ مارچ۔ برطانوی لیبر پارٹی کی مجلس منتظمہ نے فیصلہ کیا ہے کہ بائیں بازو کے لیڈر مسٹر بیوان کو پارٹی سے خارج نہ کیا جائے۔ مسٹر بیوان نے یقین دلایا ہے کہ وہ آئندہ پارٹی کی سرکاری پالیسی سے انحراف نہیں کریں گے۔ تاہم مجلس منتظمہ نے مسٹر بیوان کو متنبہ کیا ہے کہ اگر انہوں نے آئندہ پارٹی ڈسپلن کی خلاف ورزی کی تو ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔

لنڈن ۳۱ مارچ۔ پریس کے مزدوروں کی ہڑتال کے باعث کل صبح بھی اہل لنڈن مقامی اخبارات سے محروم رہے۔ معلوم ہوا ہے کہ کئی ہزار مزدوروں پر اس مضمون کے نوٹسوں کی تعمیل کرائی گئی ہے کہ اگر وہ فوری طور پر کام پر واپس نہ آئے تو انہیں برطرف کر دیا جائے گا۔

لیڈر بقیہ صفحہ ۲

لیڈر بقیہ صفحہ ۲

حالت کو بھی درست کرے گا۔ بہت سے ممالک ایسے ہیں۔ جو زراعت۔ صنعت اور تجارت میں ابھی پاکستان سے بہت پیچھے ہیں۔ یورپ اور امریکہ تو بہت آگے جا چکے ہیں۔ لیکن ایشیا اور افریقہ میں بہت سے ایسے ممالک ہیں جن کی حالت پاکستان کی نسبت بہت خراب ہے۔ اگر ہمارے مبلغ اس قسم کے کام سیکھ کر وہاں جائیں۔ تو دوسرے ملک میں جا کر نہ صرف وہ جماعت کے لئے مفید وجود ثابت ہوں گے۔ بلکہ گورنمنٹ کی نظر میں بھی اور پبلک کی نظر میں بھی وہ ملک کے لئے مفید ہوں گے۔ اور وہ سمجھے گی۔ کہ یہ لوگ صرف مولوی نہیں بلکہ ایک زمیندار صناع اور تاجر بھی ہیں۔"

(الفضل ۲ فروری ۱۹۵۵ء)

ہم دیکھتے ہیں کہ عیسائی مشنری ضرور کسی نہ کسی دستی کام میں ماہر ہوتے ہیں۔ ہماری دینی درسگاہوں کا اگر مقصد مبلغین اسلام ہی پیدا کرنا ہو۔ تو پھر بھی کسی نہ کسی پیشہ میں انہیں مہارت ہونی چاہیئے۔ اور نظری تعلیم کے ساتھ ساتھ ایک نہ ایک ایسا دستی کام انہیں ضرور سکھایا جائے۔ جو ان کی معاش کا ذریعہ بن سکے۔

دو ہفتے کے اندر آرڈیننس کے ذریعہ

عبوری دستور نافذ کر دیا جائے گا

کراچی ۳۱ مارچ۔ نہایت موثق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ اگلے پندرہ دن کے اندر پاکستان کا "عبوری دستور اساسی" نافذ ہو جائے گا۔ جس کی رو سے دیگر امور کے علاوہ گورنر جنرل کو دستور ساز کنونشن کے قیام اور ملک کے آئندہ دستوری اساس کی ترتیب میں مدد دینے کے لئے ایک مشاورتی کونسل معرض وجود میں لانے کے اختیارات حاصل ہو جائیں گے "عبوری دستور" جو گورنر جنرل کے ایک آرڈیننس کے ذریعہ نافذ ہوگا۔ مغربی پاکستان کے صوبوں کو ایک وحدت میں ضم کرنے کے اقدام کو قانونی حیثیت بھی دے دے گا۔ اس سے گورنر جنرل کے حالیہ اقدامات کو دستوری پشت پناہی حاصل ہوگی۔ ان اقدامات میں بالواسطہ طور پر دستور ساز اسمبلی کو توڑنے کی کارروائی بھی شامل ہوگی

سائیگاؤں میں حالات پرسکون ہو گئے

سائیگاؤں ۳۱ مارچ۔ جنوبی ویٹ نام میں سرحدی فوجوں اور باغیوں کے درمیان گذشتہ رات کی جھڑپ کے بعد کل حالات پرسکون ہو گئے یہ جھڑپ سرکاری اور شہر کی چینی فوجوں کے درمیان ہوئی تھی۔ معلوم ہوا ہے کہ اس میں ایک سو کے قریب سپاہی ہلاک و زخمی ہوئے۔

مشرق اوسط میں پاکستانی سفیروں کی کانفرنس

کراچی ۳۱ مارچ۔ مشرق اوسط میں پاکستانی سفیروں کی جو کانفرنس دو دفعہ ملتوی ہو چکی ہے اب ۴ اپریل کو مونٹرکس (سوئٹزرلینڈ) میں شروع ہو گی۔ وزارت خارجہ کے سیکرٹری مسٹر جے اے رحیم کانفرنس میں شرکت کی غرض سے کل جنیوا روانہ ہو رہے ہیں۔ حال ہی مشرق وسطیٰ میں جو تغیرات وقوع پذیر ہوئے ہیں وہ ان پر غور کریں گے۔

پانامہ کے سابق صدر کو دس سال قید

صدر ریمن کے قتل میں اعانت کا الزام

پانامہ ۳۱ مارچ۔ پانامہ کے سابق صدر جوز رامن گائزادو کو کل قومی اسمبلی نے صدر جوز ریمن کو قتل کرنے میں مدد دینے کے الزام میں دس سال کی قید کا حکم سنایا ہے۔ صدر جوز ریمن کو ۲ جنوری میں پستول سے فائر کر کے ہلاک کیا گیا تھا۔ جبکہ وہ ریس کورس میدان سے گزر رہے تھے۔ اس وقت گائزادو نائب صدر تھے۔ جو صدر ریمن کے قتل کے بعد قاعدہ کے مطابق صدر بن گئے۔ لیکن فوراً ہی بعد انہیں بارہ دن تک ان کے مکان میں نظر بند رکھا گیا۔ اور پھر گرفتار کر کے جیل بھیج دیا گیا۔ پانامہ کی قومی اسمبلی نے ۵۴ ووٹوں کی اکثریت سے انہیں مجرم قرار دیا تھا۔

تجارتی نرخ

لاہور مارکیٹ

غلہ گندم ۱۱/۴ تا ۱۱/۴ ماش سیاہ ثابت -/۱۲ تا ۱۲/۸ ماش سبز ثابت -/۱۳ تا -/۱۴ مونگ ثابت -/۹ تا -/۱۰ مسور ثابت -/۱۱ تا ۱۱/۴ چنے ۶/۱۲ تا -/۷ کابلی چنے -/۹ تا -/۱۴ گڑ -/۱۰ تا -/۱۲ شکر -/۱۱ تا ۱۳/۸ چینی دیسی -/۳۰ تا -/۳۲ تیل توریہ ۳۴/۸ تا -/۳۶ تیل بنولہ -/۴۰ تا -/۴۲ تیل ناریل -/۱۲۲ تیل تلی -/۱۴۰ دیسی گھی -/۱۵۵ تا -/۱۶۰ تا -/۱۶۵ بناسپتی گھی -/۳۴ تا ۳۵/۸ ...

کریانہ: سرخ مرچ -/۳۰ تا -/۴۰ کالی مرچ -/۲۵۴ لونگ -/۹۰۴ الائچی خورد -/۵۴ سیر الائچی ڈوڈہ -/۲۹۵ نمک ۲/۴ تا ۸/۴ دیسی صابن -/۳۲ تا ۱/۴

صرافہ: سونا ۱۰۳/۱۲ تا ۱۰۴/۸ پونڈ -/۶۵ چاندی ٹکسالی -/۱۵۴ چاندی -/۱۵۴ تا -/۱۶۱

خشک میوہ: بادام -/۵۰ تا -/۷۰ کشمش -/۴۰ تا -/۵۰ کھوپرا -/۱۲۰ پستہ -/۱۴۰ تا -/۲۰۴ گری بادام -/۲۵۰ چھوہارہ -/۲۰ تا -/۲۵

اکبری منڈی لاہور

گڑ -/۱۰ تا -/۱۳ گڑ رس کٹ -/۳ تا -/۸ شکر -/۱۱ تا -/۱۴ دیسی کھانڈ -/۲۰ تا -/۳۶ چاول باسمتی -/۲۱ تا ۲۲/۸ چاول بیلہ -/۲۱ تا -/۲۳ چنے سیاہ ۶/۱۲ ماش سیاہ -/۱۱ تا -/۱۲/۸ ماش سبز -/۱۳ تا -/۱۴ مکی سرخ -/۸ مکی سفید -/۸ گوارا ۶/۱۲ مرچ سرخ قصوری -/۳۲ تا -/۳۰ مرچ سرخ ڈنڈی ٹوک -/۸۴ تا -/۷۵ روپے۔

روزنامہ الفضل ربوہ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴